© rasailojaraid.com

گفتگو کرتے ہیں۔ بعض اپنے علم کا رعب جمانے کےلیے ایسی گفتگو کرتے ہیں جو نوجوانوں کے سر کے اوپر سے گزر جاتی ہے۔"

یوتھ کیمپوں کے شریک طلبہ وطالبات کے تأثرات عموماً یہ ہوتے ہیں کہ "بہت اچھی کمپنی تھی۔ ہم بہت اچھی فضاء میں Enjoy کرتے رہے۔ ورائٹی پروگرام ہوتا ہے۔ کبھی کبھی باہر سیر کےلیے جاتے ہیں لیکن بار بار لیکچرز اور ایک ہی قسم کی باتیں سن کر بور ہوجاتے ہیں۔"

مدیر "نقیب کاتھولک" سوال کرتے ہیں کہ اب جبکہ ہر ڈایوسیس اور ہر پیرش میں نوجوانوں کو منظم کیا جارہا ہے...ہمارے مسیحی نوجوانوں میں کوئی انقلاب کیوں نہیں آیا؟" ان کے خیال میں اس کا سبب یہ ہے کہ نوجوانوں کی قیادت کےلیے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ان کے جذبات واحساسات سے کماحقہ واقف ہوں اور اپنی ذات میں ایک تحریک ہوں ۔ یوتھ کیمپ اپنی جگہ ،"ہمیں پیرش سے پیرش تک نوجوانوں کو متحد اور منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی ڈایوسیس کی سطح تک تنظیم سازی کی ضرورت ہے اور پاکستان کی سطح تک نوجوانوں کو منظم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بائبل مقدس کے منشور اور اس کی روشنی میں امن وامان کے ذریعے خدا کی بادشاہت کی منزل کی طرف رواں دواں ہوں۔" (پندرہ روزہ نقیب کاتھولک ۔ لاہور، یکم تا 15 اگست 1991ء)

مسیحی مطالبات بحوالہ "تحریک پاکستان"

برصغیر پاکستان وہند کی تحریکِ آزادی میں مسیحی آبادی کا کردار کیارہا؟ اس موضوع پر اہل تحقیق نے چنداں توجہ نہیں دی تاہم ڈاکٹر ارنسٹ نثار جاوید نے پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں مسیحی نمائندگی پر عدم اطمینان کا اظہار کرنے کے لیے تحریکِ پاکستان میں مسیحیوں کے کردار کا حوالہ دیا ہے۔ ان کے الفاظ میں

> "پاکستان کے حصول میں قائداعظم کا ساتھ مسیحی عوام ... نے بھی اسی طرح دیا جس طرح قائداعظم کے ساتھی مسلمانوں نے آزادی کی اس جنگ میں محمد علی جناح کے شانہ بشانہ ہر ظلم اور زیادتی کا مقابلہ کیا... مگر انتہائی دکھ کی بات ہے کہ موجودہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت میں مسیحی منتخب نمائندوں کو کسی طور پر حکومت میں شامل نہیں کیا گیا....(روزنامہ مساوات ۔ لاہور، 7 جولائی 1991ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تحریک پاکستان میں مسیحی آبادی نے قائداعظم کا کب اور کتنا ساتھ دیا۔ اس کی تفصیل ڈاکٹر ارنسٹ نثار جاوید نے اپنے ایک دوسرے مضمون "تحریک پاکستان میں مسیحیوں کا کردار" میں دی ہے۔ (روزنامہ مساوات۔لاہور، 14 اگست 1991ء)

ڈاکٹر نثار جاوید نے مسلم لیگ کی جانب سے پنجاب باونڈری کمیشن کے سامنے پیش ہونے والے ایک وکیل کے حوالے سے لکھا ہے کہ مسلم لیگ نے "مسلم اکثریت کے علاقوں" کے لیے تحصیل کو یونٹ قرار دینے پر زور دیا۔ اس طرح ضلع فیروز پور کی دو تحصیلیں فیروز پور اور زیرہ، ضلع جالندھر کی دو تحصیلیں نواں شہر اور جالندھر مسلم اکثریت کے علاقے تھے۔ ان کے ساتھ مشرق کی طرف ملحقہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور تھی۔ تحصیل دسوہہ میں نہ مسلمانوں کی اکثریت تھی اور نہ ہندوؤں اور سکھوں کی۔ عیسائی آبادی جس فریق کے ساتھ شامل کی جاتی، اس فریق کی اکثریت ہوجاتی۔ اس تحصیل کی عیسائی آبادی کی طرف سے سر سیرل ریڈکلف کی خدمت میں محضر نامہ ارسال کیا گیا تھا کہ انہیں مسلمانوں کے ساتھ شمار کیا جائے۔ مسیحی تائید کے باوجود یہ تحصیلیں پاکستان میں شامل نہ ہوسکیں کیوں کہ اس وقت کے وائسرائے لارڈ ماونٹ بیٹن نے ریڈکلف کے ہندوستان آنے سے پہلے ہی تقسیم کا نقشہ تیار کرلیا تھا۔

باونڈری کمیشن کے قیام سے پہلے مسیحی سیاسی رہنما ایس۔ پی سنگھا اور چوہدری چندولعل نے جون۔جولائی کی جھلسا دینے والی گرمیوں میں گلی گلی گھوم کر مسیحیوں سے قراردادیں منظور کرائیں کہ ان کی تعداد کو مسلمانوں کی تعداد میں شامل کر کے پٹھان کوٹ گورداسپور کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے۔ نیز 1947ء میں پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں تین مسیحی ارکان نے 88 مسلم لیگی ارکان کے ساتھ مل کر پاکستان کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

ڈاکٹر نثار جاوید نے لکھا ہے کہ کہ "وفاقی حکومت میں نہ کوئی مسیحی وزیر ہے نہ مشیر خاص اور نہ کوئی پارلیمانی سیکریٹری وغیرہ ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کی اقلیت جو اس خداداد ملک میں مسیحیوں سے کہیں کم ہے۔ ان کا ایک وزیر وفاقی حکومت میں شامل ہے۔ اس کے ساتھ ہی سندھ اور بلوچستان کی صوبائی حکومتوں نے کسی حد تک یہ کام کیا ہوا ہے کیوں کہ وہاں علی الترتیب ایک ایک مسیحی وزیر صوبائی کابینہ میں شامل ہے مگر سرحد اور پنجاب کے مسیحی نمائندوں اور عوام کا کیا قصور ہے..." (روزنامہ مساوات۔لاہور، 7 جولائی 1991ء)

کرسچن ایگلز ویلفیر ایسوسی ایشن پاکستان کی جانب سے درخواست کی گئی ہے کہ "ایک ایسا قانون بنایا جائے جو مسیحیوں کو قومی اور صوبائی حکومتوں میں اور اسی طرح سینیٹ میں بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمائندگی دے تاکہ ملک کے تمام قوانین جو صوبائی، قومی اور سینٹ کی سطح پر تیار ہوتے ہیں۔ ان میں مسیحی نمائندے اپنے ووٹروں کے لیے ان کے حقوق کی حفاظت کر سکیں اور ان کی بھلائی اور تعمیر و ترقی کے لیے بھی قوانین میں جگہ رکھ سکیں۔" (روزنامہ مساوات ــــ لاہور، 7 جولائی 1991ء)

© rasailojaraid.com